سوال

(240) کیا ظہر کے ساتھ عصر ملا کر پڑھنے کی اجازت ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مجھے نوکری کے باعث ظہر کے وقت ہمیشہ کی فرصت رہتی ہے۔ اور عصر میں فرصت نہیں ملتی۔ کیا ظہر کے ساتھ عصر ملا کر پڑھنے کی اجازت ہے۔ (محمد عبدلا الحفیظ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واقعی اگر وقعت عصر نہیں ملتا تب ظہر کے ساتھ جمع کرلیا کریں۔ صحیح بخاری میں ملتا ہے۔ آپ ﷺ نے ظہر اور عصر اور عشاء جمع کی تھیں۔

تشریح

"قال اللہ تعالی ان الصلواۃ کانت علی المومینن کتابا موقوتۃ وعن جابر عن النبی اصلی اللہ علیہ وسلم جاءہ جبرئیل علیہ السلام فقال لہ قم فصلی الظہر حین زالت الشمس الحدیث" (رواہ احمد وترمذي)

ہر نماز کواپنےاپنے وقت پر پڑھنا جیسا کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ فرض ہے۔ اور جمع تقدیم یاتاخیر حنفیہ کے نزدیک سوائے حج کے مطلقا جائز نہیں۔ جیسا کہ شرح وقایہ اوردیگر معتبرات فقہ میں ہے۔ ولایجلع فرضان فی وقت بلاج اور شافعیہ اور محدثین ک نزدیک سفر میں جائز ہے۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ اورربارش میں جمع کرنے کی کوئی صحیح و جریح دلیل کتب فقہ وحدیث سے پائی نہیں جاتی۔ جیسا کہ ماہرین فقہ وحدیث پر مخفی نہیں۔ اور حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین الظہر والعصر وبین المغرب والعشاء بالمدینۃ من غیر خوف ولا مطر قیل لابن عباس ما ارادہ بذلک قال ارادہ ان لایحرج امتہ"

''جمع کیا رسول اللہ ﷺ نے ظہر وعصر کو اور مغرب وعشاء کو مدینہ میں بغیر خوف وبارش کے'' یہ جمع صوری پر محمول ہے جیسا کہ صحیح نسائی میں موجود ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری